



مقبوضہ کشمیر لہو لہو

مفتی منیب الرحمن

گزشتہ کچھ عرصے سے مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی نے دوبارہ جھر جھری لی ہے، اسے ہم فلسطین کی تحریک انتفاضہ سے مشابہت دے سکتے ہیں۔ ماضی میں ہندوستان کے حکمران الزام لگاتے تھے کہ یہ گھس بیٹھے ہیں، بیرونی مداخلت کار ہیں، Infiltrator ہیں۔ لیکن اب کسی آزاد بین الاقوامی فورم یا تحقیقی و مطالعاتی ادارے سے اس طرح کا کوئی الزام سامنے نہیں آیا، کیونکہ ہندوستانی حکومت مسلمہ عالمی قوانین کو روندتے ہوئے کنٹرول لائن پر باڑ (Fence) لگا چکی ہے اور آزاد کشمیر یا پاکستان کی طرف سے کسی کے سرحد پار کرنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ سواب اس کے لیے یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ یہ تحریک بھارت کے مظالم سے تنگ آ کر وہاں کے لوگوں نے برپا کی ہے، اس کے پیچھے کوئی غیر ملکی سازش یا سرمایہ نہیں ہے، یہ انگریزی اصطلاح میں Indigenous ہے اور سرزمین کشمیر کے لٹن سے ابھرنے والی تحریک ہے، اس میں وہاں کے فرزندوں کا خون شامل ہے، اس کو پروپیگنڈے کے زور یا طاقت سے دبانا آسان نہیں ہوگا۔ ہر ظالمانہ رد عمل نفرت کی آگ کو اور ہوادے گا اور اس کے شعلے بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں گے۔ وہ لوگ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر جب پاکستان کا پرچم بلند کرتے ہیں، تو ہندوستانی غاصب حکمرانوں اور ان کی ظالم و جابر افواج کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے اور وہ انتقام کی ہر حد کو عبور کر جاتے ہیں۔ تین ہفتے سے زائد کے مسلسل کرفیو کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا، لوگوں کو روزگار اور اشیائے خورد و نوش کے حصول سے محروم کیا جا رہا ہے اور ان کے جذبہ حریت اور قوت مزاحمت کو ختم کرنے کی دانستہ کوششیں کی جا رہی ہیں۔

دوسری طرف بد قسمتی یہ ہے کہ انسانی حقوق کے لیے ہر وقت شعلہ بداماں اور آتش بدہن مغربی دنیا مہر بہ لب ہے، نہ کوئی احتجاج، نہ کوئی آواز۔ حقوق انسانی کے عالمی اداروں، عالمی ادارہ عفو عام (Amnesty International) اور اقوام متحدہ قطعی لاقابلہ ہو چکے ہیں۔ چین دشمنی اور سواڈیڑھ ارب کی انڈین مارکیٹ نے ہندوستان کو ان کا محبوب بنا دیا ہے اور اس بنا پر انہوں نے اپنی ساری مسلمہ اقدار کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ او آئی سی یا مسلم ممالک بھی سو فیصد لاقابلہ ہیں اور اپنے اپنے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ اس تناظر میں مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی مظلومیت اور تنہائی میں ہر لمحہ اذیت ناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ حال ہی میں ہندوستانی افواج نے اپنی برہنہ جارحیت کو ایک نئی صورت دی ہے، وہ یہ کہ احتجاج کرنے والے عوام کو نشانہ بنا کر چھترے دار بندوق (Pellet Gun) استعمال کی جا رہی ہے، نوجوانوں سے جیتے جی ان کی بینائی چھینی جا رہی ہے، یہ ظلم کی انتہا ہے اور اس پر پورے عالم سے احتجاج یا مذمت کی کوئی توانا آواز بلند نہیں ہوئی۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ

پبلٹ گن مارتی تو نہیں ہے، لیکن زندہ لاش بنا دیتی ہے۔ اس کے کارتوس پانچ سے بارہ کی ریخ تک کے ہوتے ہیں اور پانچ ریخ والے سب سے خطرناک ہوتے ہیں اور ایک بلٹ میں پانچ سو تک کے چھرے ہو سکتے ہیں، اس سے اس کے ظالمانہ اثرات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بی بی سی نے یہ بھی بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں سوشل میڈیا، موبائل فون، ٹیلی فون حتیٰ کہ اطلاعات کی ترسیل اور معلومات کے حصول کے تمام ذرائع کو بند کر دیا گیا ہے اور یہ ظلم کی انتہا ہے۔ بی بی سی نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستانی افواج جنازے اور تدفین میں شرکت سے واپس آنے والوں کو بھی معاف نہیں کرتے، حالانکہ وہ کسی مظاہرے میں شریک نہیں ہوتے۔ بھارتی افواج کے مظالم کی انتہائی دردناک تصویریں بی بی اردو ڈاٹ کام پر دیکھی جاسکتی ہیں۔ بعض دوستوں کے متوجہ کرنے پر مجھے اندازہ ہوا کہ ہمارے الیکٹرانک میڈیا کے مقابلے میں بی بی سی مقبوضہ کشمیر میں عوام کی مظلومیت اور بھارتی فوج کے مظالم کو زیادہ اجاگر کر رہا ہے، افسوس ہے کہ ہمارے میڈیا کو اپنے سیاست دانوں کی چٹکلیاں لینے، لطیفوں اور چٹکلوں سے فرصت ہی نہیں ہے، ان کے نزدیک سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ناظرین کو اپنے اسکرین کے ساتھ کیسے جوڑ کر رکھا جائے۔

مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں پاکستان میں جو جلوس یا ریلیاں نکالی جا رہی ہیں یا ہماری پارلیمنٹ اور منتخب اداروں میں جو قراردادیں پاس کی جا رہی ہیں، وہ صرف اس حد تک مفید ہیں کہ مظلومین کے ساتھ ہماری طرف سے یکجہتی کا اظہار ہو رہا ہے اور ہم انہیں یہ باور کر رہے ہیں کہ اُن کے انتہائی دکھ بھرے لمحات میں ہم اُن کے ساتھ ہیں اور اُن کے درد کی کک ہم اپنی روح اور دل و دماغ میں محسوس کر رہے ہیں، لیکن اس سے درحقیقت اُن کے دکھوں کا مداوا نہیں ہو رہا۔ ماضی قریب میں خادم الحرمین الشریفین اور مملکت سعودی عرب کے سربراہ جناب ملک سلیمان بن عبدالعزیز نے ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر سنگھ مودی کو بلا کر انہیں اپنے وطن کے اعلیٰ ترین سول اعزاز سے نوازا۔ اسی طرح اپنی تمام تر روایات کے برعکس دینی کے حکمران جناب شیخ محمد بن راشد المکتوم نے دینی میں نریندر سنگھ مودی کا جلسہ عام منعقد کیا اور یہ سارے مناظر مقبوضہ کشمیر اور پاکستان کے مسلمانوں کے دلوں کو چھلنی کرنے کے لیے کافی ہیں۔

ماضی قریب میں یمن کے بحران پر پاکستان کی بہت سی مذہبی و سیاسی تنظیموں نے سعودی عرب کی حمایت میں ریلیاں نکالیں، کنونشن اور سیمینار منعقد کیے، اپنی حکومت اور پارلیمنٹ کو ملامت کیا کہ سعودی عرب کی حمایت میں انہوں نے ساری حدود کو عبور کیوں نہیں کیا۔ میری ان تمام مذہبی و سیاسی تنظیموں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات اور دیگر عرب ممالک کے سفراء کو ایک کانفرنس میں مدعو کریں اور اُن کے سامنے پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کریں اور ان کے سامنے یہ مطالبات رکھیں:

(الف) حالیہ دنوں میں مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر ہندوستانی مسلح افواج کے مظالم کا جائزہ لینے کے لیے ایک حقائق کی کھوج لگانے والا اعلیٰ سطحی وفد (Facts Finding Mission) مقبوضہ کشمیر بھیجا جائے اور انہیں یہ کھلی اجازت ہو کہ ہندوستانی اداروں اور ایجنسیوں کی رسائی سے الگ رہ کر برسرِ زمین حقائق معلوم کریں۔ (ب) مہینہ بھر کے کرفیو کے دوران جو

لوگ بے روزگار ہوئے، غذا اور اشیائے ضرورت کی قلت کا شکار ہیں، اُن کے لیے ہنگامی بنیادوں پر امداد کی ترسیل کی جائے یا پاکستان کے مسلمانوں کو اس کا موقع دیا جائے۔ (ج) زخمیوں کے علاج کے لیے مقبوضہ کشمیر میں حسب ضرورت آئی کیمپس اور دیگر امراض کے علاج کے لیے گشتی طبی اسپتال قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔ پاکستان کے آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کی ٹیم نے پہلے ہی اپنی خدمات پیش کر دی ہیں، کم از کم فوری طور پر انہیں ضروری ادویات اور آلات کے ساتھ وہاں جا کر میڈیکل کمپ منعقد کرنے کی اجازت دی جائے۔ (د) غیر سرکاری سطح پر امت مسلمہ کے عالمی شہرت کے حامل ماہرین آئین و قانون، حقوق انسانی کے اداروں اور پریس کے نمائندوں کا ایک وفد برطانیہ، امریکا اور یورپین یونین کے ممالک میں بھیجا جائے تاکہ دنیا کو حقائق سے آگاہ کیا جاسکے۔ (ہ) مذہبی رہنماؤں کا ایک وفد آرج بپ آف کنٹربری، پوپ فرانس اور دیگر مذہبی رہنماؤں کے پاس بھیجا جائے تاکہ مذہب عالم مل کر محکوم اقوام کی حریت کے حق میں اور ظلم کے خلاف آواز بلند کریں۔ (و) میں پاکستان کے مسیحی مذہبی رہنماؤں سے بھی اپیل کروں گا کہ اگر اُن کے لیے ممکن ہو تو وہ اس حوالے سے پیش رفت کریں۔ (ز) پاکستان کے سیاستدانوں کو اگر اپنے داخلی تنازعات سے فرصت ملے تو پارلیمنٹ میں نمائندگی رکھنے والے تمام اہم سیاسی جماعتوں کے قائدین پر مشتمل ایک غیر سرکاری وفد سفارتی مشن پر بھیجا جائے اور ہندوستانی سفارت خانے سے خصوصی ویزے کے لیے کہا جائے تاکہ یہ وفد مقبوضہ کشمیر کا بھی دورہ کر کے حقائق معلوم کر سکے۔ (ح) یہ معلوم کیا جائے کہ اب تک کتنے کشمیری مسلمانوں کو ظلماً شہید کیا گیا ہے اور معذورین (Disabled) اور مجروحین (Injured) کی تعداد کیا ہے اور آیا ان معذورین کا علاج اور بحالی ممکن ہے، اگر جواب اثبات میں ہے، تو اُن کے لیے کوئی تدبیر اختیار کی جائے۔ (ط) برطانیہ میں آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے مسلمان بہت بڑی تعداد میں ہیں، اُن میں سے بہت سے معاشی لحاظ سے مُرفَّعُ الْحَال (Well Off) ہیں، برطانوی اداروں میں نمائندگی بھی رکھتے ہیں، وہ بھی سفارتی سطح پر کوششیں کر کے عالمی قوانین اور روایات کے دائرے میں رہتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں مادی امداد کی ترسیل کی کوئی راہ نکالیں۔ (ی) میں برطانیہ میں مقیم علمائے کرام و مشائخ عظام اور وہاں کی دینی تنظیمات سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں اور برطانیہ کے آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنا اجتماعی احتجاج ریکارڈ کرائیں اور مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کریں اور برطانوی حکومت کے اعلیٰ عہدیدان اور برطانیہ میں موجود مغربی ممالک کے سفراء کے ساتھ ملاقاتیں کر کے ان کی حکومتوں کی توجہات مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی افواج کی بربریت اور مظالم کی طرف مبذول کرائیں۔ ان کے لیے مقبوضہ کشمیر کے مظلومین کے ساتھ یکجہتی کی ایک ممکن صورت یہ بھی ہے کہ حقوق انسانی کے لیے سرگرم تنظیموں کو انسانی بنیادوں پر متحرک کریں۔ پاکستان میں بیرونی سرمائے سے قائم کردہ این جی اوز کی دلچسپی کا واحد عنوان پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کے مواقع تلاش کرنا ہے، ہم نے کبھی بھی ان کو امت مسلمہ کے مسائل پر سرگرم عمل نہیں دیکھا۔